143844 ـ منگنی کے بعد منگیتر کا چہرہ دیکھنا

سوال

کیا منگنی کی موافقت اور ہر قسم کی تفصیلات پر اتفاق ہو جانے اور کئی بار دیکھنے کے بعد منگیتر کا نقاب کے ساتھ چہرہ دیکھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اصل میں کسی اجنبی شخص کا اجنبی عورت کے چہرہ کو دیکھنا حرام ہے، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (20229) کے جواب میں گزر چکا ہے، اس کا مطالعہ کریں.

اور منگیتر شخص اپنی منگیتر کے لیے اجنبی ہے، صرف شریعت نے اس کے لیے منگنی کرتے وقت دیکھنا مشروع کیا ہے تا کہ وہ بصیرت کے ساتھ شادی جیسا اقدام کرے.

تا کہ یا تو عورت اسے پسند آ جائے اور وہ اس سے نکاح کر لے، یا پھر پسند نہ آئے تو کسی اور عورت سے شادی کر سکے.

اور اسے حق حاصل ہے کہ وہ تکرار سے دیکھے حتی کہ اس سے منگنی کرنے یا نہ کرنے کا یقین ہو جائے، اس لیے جب دونوں میں سے کوئی ايك فیصلہ کر لے تو پھر حکم اصل پر واپس پلٹ جائیگا، اور وہ عورت کو دیکھنا حرام ہے، کیونکہ اس کے بعد کوئی ایسا سبب نہیں جو اسے مباح کرتا ہو، حتی کہ وہ عقد نکاح کر کے اسے اپنی بیوی نہ بنا لے اس وقت تك نہیں دیکھ سکتا.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" منگنی کرنے والے شخص کے لیے " منگنی سے قبل " اپنی ہونے والی منگیتر کو تکرار کے ساتھ دیکھنے کا حق حاصل ہے حتی کہ اس کے لیے عورت کی ہیئت واضح ہو جائے، تا کہ بعد میں وہ اس سے نکاح کرنے پر نادم نہ ہو، اور اسے بقدر ضرورت مقید کا جائیگا.

اس لیے اگر صرف ايك نظر سے دیکھنا ہی کافی ہو تو اس سے زائد حرام ہے، کیونکہ ضرورت کے لیے دیکھنا مباح کیا گیا ہے لہذا اسے ضرورت کے ساتھ مقید کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (19 / 200 ـ 201).

اور شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" منگنی کرنے کے لیے ہونے والی منگیتر کو صرف ضرورت کے لیے دیکھنا ہے، اس لیے اگر اس نے پہلی بار دیکھا اور اس دیکھنے سے اسے پسند آ گئی یا پسند نہ آئی تو وہ اس پر عمل کرے، اور بار بار دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں؛ کیونکہ انسان کو معلوم ہو چکا ہے کہ وہ اس سے شادی کرے یا نہ کرے.

لیکن بغیر کسی ضرورت کے عورت کو بار بار دیکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہے " انتہی

فتاوی نور علی الدرب (10 / 86).

شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ:

کیا منگیتر کے لیے اپنی منگیتر کے گھر بار بار جانا اور منگیتر کا چہرہ اور ہاتھ ننگے کر کے محرم کی موجودگی میں اپنے منگیتر کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے، یا کہ صرف ایك بار جائے اور گھر والوں کی موجودگی میں اپنی منگیتر کو دیکھ لے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جی ہاں، منگنی کرنے والے شخص کے لیے اپنی منگیتر کے گھر بار بار جانا اور اپنی منگیتر سے بات چیت کرنا صحیح نہیں لیکن وہ اسے دیکھے حتی کہ معاملہ واضح ہو جائے، اور جب معاملہ پہلی بار دیکھنے سے ہی واضح نہ ہو اور وہ دوبارہ دیکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور وہ تکرار کے ساتھ دیکھ سکتا ہے حتی کہ معاملہ واضح ہو جائے.

لیکن معاملہ واضح ہو جانے کے بعد، اور منگنی کرنے کا عزم کر لینے، یا پھر منگنی ہوجانے کے بعد اسے ان کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں.

اور سوال کرنے والی کا یہ قول کہ:

چہرہ اور ہاتھ کے علاوہ باقی پردہ کر کے بیٹھنا، تو ہم اسے اور دوسری عورتوں کو کہیں گے کہ: پردہ تو چہرے کا ہوتا ہے.. " انتہی

فتاوی نور علی الدرب (10 / 80 ـ 81).

مستقل فتوى كميٹى كے علماء سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ميں ايك ديندار نوجوان ہوں، نماز روزہ كى پابندى كرتا ہوں، اور سوموار اور جمعرات كا نفلى روزہ بھى ركھتا ہوں، زكاة بھى ادا كرتا،ا ور باقى حقوق اسلام كى بھى ادائيگى كرتا ہوں.

ليكن ميں ايك لڑكى سے محبت كرتا اور اس سے شادى كرنا چاہتا ہوں، ميں اس كا رشتہ طلب كرنے گيا تو اس كے گھر والوں نے كہا: ان شاء اللہ ايك برس كے بعد حتى كہ ہم يہ جان ليں كہ تعليم كے بارہ ميں كرنا ہے، اور اس موضوع ميں ان شاء اللہ ايك برس بعد بات كريں گے.

اب ميں ان كے ہاں كسى بھى جاتا ہوں، تو كيا يہ حلال ہے يا حرام ؟

ميں آپ كو يہ بتانا چاہتا ہوں كہ ميں اس لڑكى كو برى نظر سے نہيں ديكھتا، ليكن اللہ جانتا ہے كہ اس كے بارہ ميں ميرے دل اور ضمير ميں كيا ہے ؟

اگر تو واقعتا ايسا ہے جو آپ نے بيان كيا ہے، تو پھر منگنى كے ليے آپ نے اسے ديكھا اس ميں كوئى حرج نہيں، ليكن آپ نے جب اس كى صفات اور شكل معلوم كر لى تو اب بار بار اسے مت ديكھيں، اور نہ ہى اس سے خلوت كريں، كہيں يہ نہ ہو كہ آپ كوئى ايسا كام كر بيٹھيں جس كا انجام اچھا نہ ہو.

يہ علم ميں رہے كہ وہ ابھى آپ كے ليے ايك اجنبى عورت ہے جب تك نكاح نہيں ہو جاتا وہ اجنبى رہےگى.

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كے مقدر ميں وہ كچھ كرے جو آپ كے دين و دنيا كے ليے بہتر ہے.

اللہ تعالى ہى توفيق دينے والا ہے، اور اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور صحابہ كرام پر اپنى رحمتيں نازل فرمائے. انتہى

الشيخ عبد العزيز بن عبد اللہ بن باز.

الشيخ عبد الرزاق بن عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن عبد الرحمن آل غديان.

الشيخ عبد اللہ بن حسن بن محمد القعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (18 / 77).

چاہیے تو یہ کہ جب رشتہ منظور ہو جائے، تو پھر نکاح جلد کر دینا چاہیے، تا کہ عورت اس کی بیوی بن جائے، اور اسے دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا مباح ہو جائے، اور اسی طرح بیوی کی ماں بھی محرم بن جائے.

اس میں مشقت و تنگی بھی ختم ہو جائیگی، اور پھر گناہ سے بھی محفوظ رہا جائیگا.

واللہ اعلم .